

## پاکستان ایک ناکام ریاست ہے؟

Fund for Peace ایک تھنک ٹینک ہے۔ یہ ایک تحقیقی ادارہ ہے جو ملکوں اور ریاستوں کو سائنسی اور منطقی انداز میں ٹھوس شواہد کی بنیاد پر کامیاب یا ناکام قرار دیتا ہے۔ یہ محنت طلب اور دلیل پر بنی کام ہے۔ کیونکہ کسی بھی صورت میں، کسی بھی ملک کے متعلق غلط بات کرنا، اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنے والی بات ہے۔ چنانچہ اس ادارے کو بہت زیادہ احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ یہ امریکی تھنک ٹینک تحقیق حد درجہ محتاط انداز پر کرتا ہے۔ اس میں جذبائیت یا تعصباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہر سال یہ ادارہ ایک فہرست چھاپتا ہے جس میں مختلف ممالک کی ساخت، کامیابی یا ناکامی کے حساب سے ان کا مقابلی جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس فہرست کو پہلے Failed State Index کہا جاتا تھا۔ لیکن اب اس کا نام Fragile State Index رکھ دیا گیا ہے۔ مگر مطلب تقریباً ایک جیسا ہی ہے۔ یعنی کمزور ریاستیں یا جنہیں توڑنا مشکل نہ ہو۔ یہ ادارہ ”فارن پالیسی“ کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع کرتا ہے۔ اس مرتبہ 179 ملکوں کا ایک جائزہ لیا گیا ہے۔ ہر ملک کو 120 میں سے نمبر دیتے جاتے ہیں، ملک کے نمبر جتنے کم ہوں گے وہ اتنا ہی متاخر ہو گا۔ اس تحقیق کے مطابق فن لینڈ دنیا کا سب سے متاخر اور بہترین ملک ہے۔ اس کے مجموعی نمبر صرف پندرہ ہیں۔ اس کے علاوہ ناروے، آئس لینڈ، نیوزی لینڈ بھی کم نمبروں کی بدولت استحکام پر بنی معاشرے ہیں۔ بدقتی سے پاکستان اس فہرست کے 89.7 ویں نمبر پر ہے، صرف یمن،صومالیہ،ایتھوپیا، عراق، افغانستان اور لیبیا وغیرہ ہم سے نیچے ہیں۔ شماں کوریا، کینیا اور فلسطین ہم سے کئی گناہ بہتر ہیں۔

علم میں نہیں کہ ہمارے ملک میں اس ناکامی اور اس کے اسباب پر کیوں غور نہیں کیا گیا۔ کسی بھی حکومتی یا ریاستی ادارے نے اس روپرٹ کے حقائق کے حساب سے نفی کیوں نہیں کی۔ اس معدود ری کی صرف ایک وجہ ہو سکتی ہے کہ ہمارے متعلق جو کچھ اس روپرٹ میں لکھا گیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور اسے غلط ثابت کرنا حکومتی سطح پر ناممکن ہے۔ اب میں ان نکات کی طرف آتا ہوں جو کہ اس مقالہ کی بنیاد ہیں۔ بنیادی طور پر پانچ ایسے ٹھوس نکات ہیں جو قوموں کی تقدیر کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ان میں ہر ایک کے آگے مزید نکات بھی شامل ہیں۔ سب سے پہلے ان پانچ نکات کو بیان کرتا ہوں۔ Economic، Cohesion (معاشی)، Political (سیاسی)، Social (سماجی) اور Cross Cutting۔ یہاں میں ایک اہم ترین عضر کی طرف توجہ مبذول کرواتا ہوں۔ تنزلی کا سفر آہستہ آہستہ طے ہوتا ہے۔ یہ بھی نہیں کہ اس ملک میں صلاحیت کی کمی ہوتی ہے۔ مگر اصل مسئلہ قومی صلاحیت کو بروئے کارنہ لانے کا الیہ ہے۔ تمام ناکارہ ریاستوں میں اشرافیہ، اقتدار اور وسائل پرنا جائز طریقے سے قابض ہو جاتی ہے۔ اور عوام بذریعہ غریب سے غریب تر ہوتے جاتے ہیں اور یہ خاموش الیہ، قوموں کو ختم کر دیتا ہے۔ ہاں، ایک اور حد درجہ تسلیخ چجھ جو اس روپرٹ میں درج ہے۔ وہ یہ کہ ریاستی اور حکومتی ادارے بنیادی طور پر Extractive طرز کے ہوتے ہیں۔ وہ ہر قسم کی جدت کو ختم کرتے ہیں۔ عام لوگوں کے ٹینٹ کو بر باد کیا جاتا ہے۔ ان پر کامیابی کے تمام راستے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ اس ملک کے اشرافیہ Extraction کی بدولت زندہ اور تو انار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ اشرافیہ تمام جمہوری اداروں کو اپنی طرز پر ڈھال لیتی ہے۔ پورے نظام کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیتی ہے۔ مگر اس روپرٹ کے مطابق ایک بات طے ہے۔ اشرافیہ کی اکثریت، ملک کے ختم یا بر باد ہونے کے ساتھ ہی ڈوب جاتی ہے۔ مگر یہ سب کچھ ایک حد درجہ تکلیف دہ عمل ہوتا ہے۔ بدقتی سے پاکستان میں یہ تمام عوامل موجود ہیں۔ چند ممالک کی عملی مثال بھی اس زاویہ کو تقویت دیتی ہے۔ شماں کوریا، افغانستان، مصر، صومالیہ، کولمبیا، پیرو، بولیویا وغیرہ اس بر بادی کی بھرپور مثالیں ہیں۔ مصر کی مثال ہمارے ملک کے قریب ترین ہے۔ مصر میں ریاستی اور حکومتی اداروں کے پاس ملکی معیشت کا پچھاں فیصلہ قبضہ تھا۔ حسنی مبارک کے اقتدار اور اس کے بعد کے عسکری سربراہان نے معیشت کو De-regulate کرنے کی جعلی کوشش کی۔ مگر اس ڈرامے میں اشرافیہ کے چند حلقوں کو تمام وسائل کا مالک بنادیا گیا۔ حسنی مبارک کا بیٹا جمال، مکمل طور پر صنعتی زار بن گیا۔ تمام صنعت کا رجور یا سی حلقوں کے نزدیک تھے۔ وہ مزید امیر بنادیئے گئے۔ جیسے احمد از کولو ہے کے کارخانے دے دیئے گئے، سوارس خاندان، ٹیلی کمپنیکشن کا بادشاہ بنادیا گیا۔ اور محمد نصیر کو میڈیا ڈان کر دیا گیا۔ بین الاقوامی مالیاتی اداروں نے ان لوگوں اور صنعتی گروپوں کو وہیں مچھلی سے تشپیہ دی۔ جنہوں نے مصر کی معیشت کو ہڑپ کر لیا۔ پاکستان میں بعضی یہی مماثلت موجود ہے۔ حکومت کی طرف سے بنائی گئی اشرافیہ ملک کے تمام وسائل کو ناجائز طریقے سے ہڑپ کرچکی ہے۔ اور اس ظلم کو روکنے والا کوئی بھی نہیں ہے، نافردا اور ناہی کوئی ادارہ۔

ایک کالم میں تو خیز اس Fragile index کا سرسری تذکرہ بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر جو پانچ سنبھیہ نکات شروع میں عرض کیے تھے۔ ان کی حد درجہ معمومی تفصیل ضرور درج کرنا چاہتا ہوں۔ Cohesion کے عنوان کے نیچے دفاعی مشین، حصوں میں مٹی ہوئی اشرافیہ اور گروہی رقباتیں شامل کی گئیں ہیں۔ غور سے پر کھیے۔ ہمارا دفاعی نظام، کیا واقعی نظام، کیا واقعی لوگوں کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس میں پولیس اور دیگر ریاستی ادارے بھی شامل ہیں۔ کسی بھی ذی شعور کا جواب متفقی میں ہو گا۔ اس طرح مختلف حصوں پر قابض اشرافیہ بڑی مہارت سے عوام کے ایک حصے کو دوسرے کے خلاف ڈھواری ہے۔ پھر گروہی رقباتیں بھی عروج پر ہیں۔ مذہبی جماعتیں کے پاس مسلح ملیشیا موجود ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ممالک کے خلاف استعمال ہوتے ہیں۔ اب ذرا معاشری صورت حال کی طرف آئیے۔ اس میں معاشری تنزلی، غربت، ناہموار ترقی اور ذہین لوگوں کا ملک چھوڑنے کا رجحان شامل ہے۔ جواب دیجئے۔ کیا یہ تمام عنصر بھرپور طریقے سے ہمارے سامنے میں برہنہ ہو کر قرض نہیں کر رہے۔ غربت عروج پر ہے۔ صنعت دم توڑ چکی ہے۔ ملک کے کچھ علاقے ترقی یافتہ نظر آتے ہیں۔ چند کلو میٹر کی ترقی کے باہر یک دم آپ کو غربت، جہالت اور پسمندگی کے سمندر نظر آتے ہیں۔ جواب دیجئے۔ کیا کوئی شخص ملک میں رہنے کے لئے تیار ہے۔ ہرگز نہیں، ہماری سیاسی قیادت تک پاکستان رہنے کے لئے تیار نہیں۔ اب ذرا سیاسی معاملات کی طرف نظر ڈوائیئے جو کہ اس فہرست میں تیرا حصہ ہے۔ حکومت کا قانونی جواز، عوامی رعایت کے معاملات، انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی، اس کے لازم جزو ہیں۔ اس تیسرے حصے میں کوئی ایک ایسا معاملہ نہیں جس میں ہم لوگ ثبت ڈگر پر چل رہے ہوں۔ سماجی نکتہ میں۔ آبادی کا بڑھنا اور مہاجرین کا عضر شامل ہے۔ آبادی تو خوفناک طریقے سے مسلسل پچھل رہی ہے۔ اور ہر ملک کے مہاجرین بھی ہر جگہ موجود ہیں۔ آخری نکتہ Crosscutting ہے جس میں پیروی مداخلت شامل ہے۔ اس میں بھی دورانے نہیں کہ ہم ہر طور پر پیروی مداخلت بلکہ جنگ کی کیفیت میں ہیں۔ ہماری افغانستان اور ہندوستان بلکہ اپریان تک سے بھی لڑائی ہی لڑائی ہے۔

طالب علم نے حد درجہ احتیاط سے کام لے کر پاکستان کا ”ناکام اقوام“، میں معاملہ دلیل کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ دراصل ہم مکمل طور پر ناکام رہے ہیں۔ ہر ہزار کو معلوم ہے۔ مگر حکومتی اور ریاستی سطح پر ہم سے بھرپور طریقے سے جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ سب اچھا تو دوڑ کی بات، کچھ بھی اچھا اور درست سمت میں نہیں ہے۔ ریاستی دروغ گوئی ہمیں اس سطح پر لے آئی ہے۔ کہ غربت، جہالت کے ساتھ ساتھ مسلح جھٹے پوری طاقت سے عسکری اداروں سے جنگ کر رہے ہیں۔ کوئی ثابت بات یا خبر بھٹک کر بھی ہمارے سامنے نہیں آتی۔ بین الاقوامی ادارے ہماری اشرافیہ کی ناجائز دولت سے واقف ہیں۔ لہذا اب ہمیں کوئی بھی قرض دینے کے لئے تیار نہیں۔ ولڈ بینک کھل کر کہہ چکا ہے کہ پاکستان نیکس اور امداد وصول کر کے اپنی اشرافیہ کو مزید سہولت فراہم کرتا ہے۔ دنیا کا ہر ملک ہمیں منفی انداز میں دیکھتا ہے۔ کسی جگہ پر ہماری کوئی عزت نہیں ہے۔ ہم جھوٹ فریب، ریا کاری، دوغله پن، منافقت کا وہ ملغوہ بن چکے ہیں۔ جس کو دیکھ کر مہذب ممالک اپنے کاؤنوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ ہم سے کسوں دور رہتے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ بڑی ڈھنڈی سے اپنے متعلق کسی منفی عضر کو خاطر میں نہیں لاتے۔ بلکہ اپنی پہاڑ جیسی غلطیاں تسلیم کرنے کی بجائے، یہود و ہندو کی سازش کے مفروضہ میں پناہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اب شائد پانی سر سے گزر چکا ہے۔ بدقتی سے اب ہمارا ملک ایک ناکام ریاست ہے! جس کا کوئی والی وارث نہیں!